12837 ـ خاوند كے عزيز واقارب سے مصافحہ كرنا اوران كے ساتھ بیٹھنا

سوال

جب ميں گھر ميں ہونے والى خاندانى تقريبات ياپھر عيد كےموقع پر ہونے والے اجتماعات ميں خاوند كے خاندان والوں سے پردہ كرتى ہوں تو وہ ميرا مذاق اڑاتے اوركہتے ہيں كہ خاندان والوں كى موجودگي ميں آپ كا پردہ كرنا ضرورى نہيں ، غيرمحرم كے سامنے عورت كے ليے اسلام نے جو ضوابط مقرركيے ہيں مجھے ان كا علم ہے اورميں ان پر عمل كرنے كى پورى كوشش كرتى ہوں .

مجھے ان كى ان باتوں كا سامنا كس طرح كرنا چاہيے تا كہ وہ ان كے جذبات بھى مجروح نہ ہوں ، مجھے يہ بھى علم ہے كہ ان ميں صحيح اسلام كى اتباع كرنے كى صفات بھى پائي جاتيں ہيں ، توكيا خاوند كے بھائى اوربہن كے بيٹے بيوى كے ليے محرم ہيں ؟

ميں نے كچھ اساتذہ سے اس بارہ ميں پوچھا تو ان كا كہنا تھا وہ محرم نہيں ، ليكن خاندانى اسباب اورخاوند كے اصرار (تاكہ ان كے جذبات بھى مجروح نہ كروں) پر ان سے ہاتھ كے ساتھ سلام ليتى ہوں ، اورابھى تک يہى ہورہا ہے اوريہ معاملہ خاندان ميں عادى ہے ليكن مجھے اس معاملہ ميں مطمئن نہيں ، ميرى اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ ميرى خير اوربھلائى كے راستے كى طرف راہنمائي كرے اور ميرے گناہ معاف فرمائے .

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

اول :

ہم اللہ تعالى سے دعا كرتے ہيں كہ وہ خير وبھلائي ميں آپ كى مدد فرمائے اورآپ كے معاملہ ميں آسانى پيدا فرمائے تا كہ آپ كى پريشانى وغم دور ہو ، دين سے دور اورجن لوگوں كا ورع وتقوى كم ہوتا ہے ان سے مسلمان عورت كوبہت كچھ سننا اورديكھنا پڑتا ہے ، جس پر اسے صبر كرنا چاہيے اوراسے جوكچھ تكليف پہنچے اس ميں اللہ تعالى سے اجروثواب كى نيت ركھے ، اسے اپنے رب كى اميد كرنى اوراس سے مدد وتعاون اورثابت قدمى كى درخواست كرنى چاہيے

مسلمان عورت كے ليے جائز نہيں كہ وہ ان كے مطالبات تسليم كرے اورنہ ہى يہ جائز ہے كہ وہ ان كى اختلاط اورمصافحہ اورپردہ ترک كرنے كى خواہشات وشہوات بھى پورى كرے ، اس ليے كہ اگر اس نے ان اشياء سے راضي كرليا تووہ اپنے اللہ كوناراض كربيٹھے گى .

دوم :

خاوند کے بھتیجے اوربھانجے محرم نہیں بلکہ یہ تو ایسے ہیں جن سے زیادہ احتیاط کرنی واجب ہے ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تو موت کے برابر قرار دیا ہے ۔

عقبہ بن عامر رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عورتوں کے پاس جانے سے بچو ، ایک انصاری شخص کہنے لگا ، اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ذرا خاوند کے عزیز واقارب کے بارہ میں تو بتائیں ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : خاوند کے عزیز واقارب توموت ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر(4934) صحیح مسلم حدیث نمبر (2172) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اہل لغت اس پر متفق ہیں کہ الاحماء خاوند کے عزیز واقارت کوکہا جاتا ہے مثلا اس کا باپ ، چچا ، بھائي اوربھتیجا ، اورچچا زاد وغیرہ ، اوراختان سے مراد بیوی کے عزیز واقارب ہیں ، اوراصہار کا لفظ دونوں پر بولاجاتا ہے ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (الحمو الموت) کا معنی یہ ہے کہ :

دوسروں کی بنسبت تو ان سے زیادہ خوف اورشر اورفتنہ متوقع ہے ، کیونکہ اس کے لیے بغیر کسی کے اعتراض عورت تک پہنچنا اوراس سے خلوت کرنا ممکن ہے لیکن اجنبی کے لیے ایسا ممکن نہیں ۔

اوریہاں حمو سے مراد خاوند کے والد اوربیٹوں کے علاوہ باقی عزیز اقارب مرد مراد ہیں ، کیونکہ خاوند کے آباء اجداد اوراس کے بیٹے تو اس کی بیوی کے لیے محرم ہیں جن سے اس کی خلوت جائز ہے جنہیں موت کا وصف نہیں دیا جاسکتا ، بلکہ یہاں سے مراد خاوند کے بھائي یعنی دیور ، بھتیجا ، چچا ، اور چچازاد وغیرہ جوکہ محرم نہیں وہ مراد ہیں ۔

اوران کے بارہ میں لوگوں کی عادت یہ ہے کہ وہ اس میں تساہل اورسستی کرتے ہیں اوردیور بھابھی سے خلوت کرتا ہے ، اوراسے ہی موت سے تعبیر کیا گیا ہے جواجنبی کے لحاظ سے بالاولی منع ہونا چاہیے اس کی وجہ ہم نے اوپر بیان بھی کردی ہے ، جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے وہی حدیث کا صحیح معنی ہے ۔

شرح مسلم للنووی (14 / 154) ۔

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب عورت مکمل طور پر شرعی پردہ میں ہو اوراس کا چہرہ ، بال اورباقی بدن چھپا ہوا ہوتو وہ دیوروں یا اپنے چچازاد وغیرہ کےساتھ بیٹھ سکتی ہے ، اس لیے کہ یہ عورت کا ستر اورفتنہ ہے ، اوریہ بیٹھنا بھی اس وقت جائز ہے جب اس میں کسی قسم کا خدشہ نہ ہو ، لیکن جس بیٹھنے میں شر کی تہمت ہو وہاں بیٹھنا جائز نہیں ، یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح ان کے ساتھ بیٹھ کر موسیقی اورگانے سنیں جائيں ۔

ان میں سے کسی ایک یا پھر کسی اورغیرمحرم کے ساتھ بھی عورت کا خلوت کرنا جائزنہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(کوئي عورت بھی کسی مرد سے محرم کی موجودگي کے بغیر خلوت نہ کرے) متفق علیہ ۔

عمربن خطاب رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جوعورت اورمرد خلوت کرتےہیں تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے) مسند احمد نے اسے صحیح سند کےساتھ روایت کیا ہے ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔ دیکھیں فتاوی المراۃ المسلمۃ (1 / 422 ـ 423) ۔

سوم :

عورت اوراجنبی مرد کے مابین مصافحہ کرنا حرام ہے ، اس میں آپ کےلیے اپنے یا پھر خاوند کے عزیزواقارب کی رغبت کی بناپر تساہل اور سستی کرنی جائز نہیں ۔

عروۃ رحمہ اللہ تعالی عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا نے انہیں عورتوں کی بیعت کےبارہ میں بتایا کہ :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی بھی کسی عورت کے ہاتھ کوچھویا تک نہیں ، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے عھد لیتے تھے اورجب عھد لے لیتے تو آپ فرماتے جاؤ میں نے تم سے بعت لے لی ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1866) ۔

تویہ نبی معصوم ، خیر البشر ، اورقیامت کے روز بنوآدم کے سردار کو دیکھیں کہ وہ بیعت میں بھی عورتوں کے ہاتھ نہیں چھوتے حالانکہ اصل میں تو بیعت ہاتھ سے ہوتی ہے ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے مردوں سے کس طرح مصافحہ کیا جائے ؟

اميمة بنت رقيقة رضي الله تعالى عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا) سنن نسائي حدیث نمبر (4181) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2874) ۔

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح الجامع (2513) میں صحیح قرار دیا ہے ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتےہیں :

پردے کے پیچھے سے عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرنے میں بھی نظر ہے ، اورظاہر یہ ہوتا ہے کہ حدیث شریف کے عموم اورسد ذریعہ پر عمل کرتے ہیں عورت سے مصافحہ کرنا مطلقا منع ہے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا) ۔

دیکھیں حاشیۃ مجموعۃ رسائل فی الحجاب السفور (69) ۔

واللہ اعلم .